Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر
5254

روزنامہ
الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۷ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ ۔ ۲۸ نبوت ۱۳۵۸ ہش ۔ ۲۸ نومبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۷۱

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم نے خدا تعالیٰ کے امر پر جان و مال و آبرو کو قربان کر دیا ہے

ہمارا ایمان ہمارے دل میں ہے نہ دنیا کے ساتھ۔ ہماری خلوت کی ایک ساعت ساری دنیا سے زیادہ قیمتی ہے

"ہم تو دنیا کو نہیں چاہتے۔ اگر وہ چاہیں اور اس پر قدرت رکھتے ہیں تو سب دنیا لے جائیں..... ہمارا ایمان ہمارے دل میں ہے نہ دنیا کے ساتھ۔ ہماری خلوت کی ایک ساعت ایسی قیمتی ہے کہ ساری دنیا اس ایک ساعت پر قربان کرنا چاہیئے۔ اس طبیعت اور کیفیت کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا مگر ہم نے خدا تعالیٰ کے امر پر جان و مال و آبرو کو قربان کر دیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کے دل میں تجلی کرتا ہے تو پھر وہ پوشیدہ نہیں رہتا۔ عاشق اپنے عشق کو خواہ کیسے ہی پوشیدہ کرے مگر بھید پانے والے اور تاڑنے والے قرائن اور آثار اور حالات سے پہچان ہی جاتے ہیں۔ عاشق پر وحشت کی حالت نازل ہو جاتی ہے۔ اداسی اس کے سارے وجود پر چھا جاتی ہے۔ الگ قسم کے خیالات اور حالات اس کے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ وہ اگر ہزاروں پردوں میں چھپے اور اپنے آپ کو چھپالے مگر چھپا نہیں رہتا۔ سچ کہا ہے ؎

عشق و مشک را نتواں نہفتن

جن لوگوں کو محبتِ الٰہی ہوتی ہے وہ اس محبت کو چھپاتے ہیں جس سے ان کے دل لبریز ہوتے ہیں بلکہ اس کے افشاء پر وہ شرمندہ ہوتے ہیں کیونکہ محبت اور عشق ایک راز ہے جو خدا اور اس کے بندے کے درمیان ہوتا ہے اور ہمیشہ راز کا فاش ہونا شرمندگی کا موجب ہوتا ہے۔ کوئی رسول نہیں آیا جس کا راز خدا تعالیٰ سے نہیں ہوتا۔ اسی راز کو چھپانے کی خواہش اس کے اندر ہوتی ہے مگر معشوق خود اس کو فاش کرنے پر جبر کرتا ہے اور جس بات کو وہ نہیں چاہتے وہی ان کو ملتی ہے۔ جو چاہتے ہیں ان کو ملتا نہیں اور جو نہیں چاہتے ان کو جبراً ملتا ہے"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۴-۴۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کو پیٹ میں درد ابھی ہے اور ضعف بھی کافی ہے"

احباب جماعت درد و الحاح سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو جلد از جلد کامل صحتیابی عطا کرے آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت عام طور پر بہتر ہے تاہم بلڈ پریشر زیادہ ہے۔

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر چند ماہ کے لئے یورپ اور امریکہ تشریف لے گئے تھے جہاں آپ کا اور ان کی بیگم صاحبہ کا میڈیکل چیک اپ ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے محترم میاں صاحب کی طبیعت بہت بہتر ہے اور بیگم صاحبہ بھی خیریت سے ہیں۔ آپ بخیر و عافیت پاکستان تشریف لے آئے ہیں۔ اور باقاعدگی سے اپنے فرائض مفوضہ بھی شروع کر دیئے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں آئندہ بھی صحت و عافیت سے رکھے اور بہترین رنگ میں جیسا کہ وہ پہلے بھی کر رہے ہیں آئندہ بھی خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

حسن محمد خان عارف
نائب وکیل التبشیر۔ ربوہ

اعلان برائے ڈیوٹی جلسہ سالانہ مستورات

جلسہ سالانہ پر ڈیوٹی کیلئے کارکنات جلد از جلد بھجوائیں۔ نیز ربوہ کی جو بہنیں یا بچیاں جلسہ سالانہ پر ڈیوٹی دینا چاہتی ہیں وہ اپنا نام۔ ولدیت عمر۔ محلہ مکمل پتہ کے ساتھ بھجوائیں۔ نام ۳۰ نومبر تک آجانے چاہئیں۔ اب تک ربوہ کے محلہ جات سے بہت کم نام موصول ہوئے ہیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
۷ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ
۲۸ نبوت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقائق الاشیاء کی دریافت اور اس سے استفادہ کا طریق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کو بالصراحت بیان کیا ہے کہ کائنات کی ہر چیز کو بنی نوعِ انسان کی خدمت پر لگایا گیا ہے۔ ان کا کام یہ ہے کہ وہ ان سے خدمت لیں یعنی ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ (الجاثیہ آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب کا سب اس نے تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے۔ اس میں فکر کرنے والی قوم کے لئے بڑے نشان ہیں۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بنی نوعِ انسان کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ کائنات کی ہر چیز پر غور و فکر کریں اور اس بارہ میں تحقیق و تدقیق سے کام لیں تاکہ وہ ان چیزوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا کر بہتر سے بہتر خدمت لے سکیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ کائنات کی تمام چیزوں کو صرف مومنوں کی خدمت پر لگایا گیا ہے اور یہ کہ اگر وہ ان چیزوں کے بارہ میں غور و فکر سے کام لیں گے اور ان کی کنہ و کیفیت معلوم کرنے کی طرف متوجہ ہوں گے تو صرف ان پر ہی ان میں پوشیدہ اسرار منکشف ہوں گے اور وہ ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔ بلکہ یہاں خطاب تمام بنی نوعِ انسان سے ہے۔ اس میں مومنوں اور غیر مومنوں کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ لہٰذا کہا گیا ہے کہ جو لوگ بھی نظامِ کائنات اور اس میں پائی جانے والی اشیاء پر غور کریں گے اور ان میں پوشیدہ اسرار کی تلاش اور جستجو کی طرف متوجہ ہوں گے وہ مومن ہوں یا غیر مومن اُن پر یہ اسرار منکشف ہوں گے اور وہی ان سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ اسی لئے مومن اور غیر مومن کی تخصیص کے بغیر فرمایا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

البتہ اللہ تعالیٰ نے اس غور و فکر اور تحقیق و جستجو کے لئے ایک شرط ایسی لگائی ہے کہ وہ شرط بدرجۂ اولیٰ مومن ہی پوری کر سکتے ہیں اور اس لئے ان کا بدرجہ اولیٰ یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ ضرور بالضرور غور و فکر اور تحقیق و تدقیق سے کام لیں تا اس کے وہ ثمرات حاصل ہوں جو منشاءِ خداوندی کے بموجب حاصل ہونے ضروری ہیں۔ وہ شرط یہ ہے کہ اس غور و فکر کے نتیجہ میں جو فوائد حاصل ہوں انہیں انسانیت کی فلاح کے لئے استعمال کیا جائے نہ کہ خرابی اور تباہی و بربادی کے لئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس شرط کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ
اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ (الکہف آیت ۸)

ترجمہ:۔ جو کچھ زمین پر موجود ہے اسے یقیناً ہم نے اس کی زینت (کا موجب) بنایا ہے تاکہ ہم ان (بنی نوعِ انسان) کا امتحان لیں کہ ان میں سے سب سے اچھے کام کرنے والا کون ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ زمین پر موجود چیزوں میں سے ہم نے بعض کو زینت کا موجب بنایا ہے بلکہ فرمایا یہ ہے کہ ہم نے تمام چیزوں کو زمین کی زینت کا موجب بنایا ہے۔ زینت کا موجب وہی چیز ہوتی ہے جس میں خود اپنی ذات میں حسن اور خوبی موجود ہو۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے یہ امر ذہن نشین کرا دیا ہے کہ دنیا میں پائی جانے والی بلا استثناء ہر چیز میں حسن و خوبی یعنی خواص موجود ہیں اور یہ سب چیزیں انسانوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ ان چیزوں کے حسن و خوبی کو پرکھنا ان کے خواص دریافت کرنا ان کے فوائد سے آگاہ ہونا اور پھر انہیں بروئے کار لانا انسانوں کا کام ہے۔ وہ اگر چاہیں تو ان کے خواص دریافت کر کے اور انہیں صحیح رنگ میں استعمال کر کے ان سے بے انداز فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو وہ انہیں غلط رنگ میں استعمال کر کے اپنے لئے دُکھ ضرر اور نقصان کا سامان کر سکتے ہیں۔ خُدا تعالیٰ انہیں تحقیق و جستجو کی صلاحیتیں عطا کر کے اور انہیں بروئے کار لانے یا نہ لانے کا اختیار دے کر یہ دیکھتا ہے کہ کون ان دریافتوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھاتا ہے اور کون غلط رنگ میں فائدہ اٹھا کر بنی نوعِ انسان کے لئے دُکھ اور ضرر کے سامان پیدا کرتا ہے۔ اسی لئے فرمایا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝

اب ظاہر ہے کہ صحیح رنگ میں وہی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جو حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ اور اُس کی غیر محدود قدرتوں پر ایمان رکھتے ہوں اور اس بناء پر حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کماحقہٗ ادا کرنے والے ہوں۔ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا کے مصداق تو ایسے ہی صاحبِ ایمان لوگ ہو سکتے ہیں۔ دوسرے لوگ یعنی غیر مومنوں سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ حقائق الاشیاء سے متعلق نت نئی دریافتوں سے صحیح رنگ میں استفادہ کر کے بنی نوعِ انسان کے لئے ضرور سُکھ کے سامان ہی پیدا کریں۔ وہ تحقیق و جستجو اور غور و فکر کی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر مختلف اشیاء کے خواص اور ان میں پوشیدہ اسرار تو دریافت کر سکتے ہیں کیونکہ اس پر خُدا نے سرے سے کوئی قدغن رکھی ہی نہیں۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان نہ رکھنے کے باعث ان نئی دریافتوں سے اس رنگ میں فائدہ نہیں اٹھا سکتے کہ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا کے مصداق قرار پا سکیں۔ اندریں صورت مومنوں کے لئے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ غور و فکر اور تحقیق و جستجو سے کام لے کر حقائق الاشیاء معلوم کریں اور اپنی ان دریافتوں سے خدائی منشاء کے مطابق کام لے کر دنیا کو دُکھ نہیں بلکہ سُکھ پہنچائیں اور فساد کی طرح نہ ڈالیں بلکہ امن کے قیام کو ممکن بنائیں۔

آج سے صدیوں پہلے جب مسلمانوں نے قرآن مجید کی اس ہدایت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے حقائق الاشیاء کی دریافت میں کارہائے نمایاں سرانجام دئے تو اس کے نتیجہ میں دُنیا کے لئے تعمیر و ترقی اور امن اور سُکھ کے سامان پیدا ہوئے۔ لیکن جب مسلمان غور و فکر اور تحقیق و جستجو کو ترک کر بیٹھے اور مغرب کی مادہ پرست اقوام نے اس طرف توجہ کی اور اس میں انہماک اختیار کیا تو ان کی دریافتوں اور سائنسی ایجادات کے نتیجہ میں دنیا میں فساد اور جنگ کی طرح پڑی حتّٰی کہ اب نوعِ انسان کے سروں پر ایسی ہولناک تباہی منڈلا رہی ہے کہ رُوئے زمین سے ان کی ہستی کالعدم ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے پوری دنیا پر ایٹمی جنگ کا خوف طاری ہے اور ہر قوم اس کی ہولناک تباہی کے تصوّر سے لرز رہی ہے۔

دنیا کے ان حالات میں اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ خُدائے واحد و یگانہ کی ہستی پر حقیقی ایمان رکھنے والے مسلمان حقائق الاشیاء کی دریافت کی طرف پھر متوجہ ہوں اور سائنسی تحقیق کے میدان میں از سرِ نو بالا دستی حاصل کریں تاکہ ان کی دریافتیں اور ایجادیں دنیا کے لئے زحمت کا نہیں بلکہ رحمت کا باعث بنیں اور خود مغربی طاقتیں صدیوں خُدائے واحد سے بیگانہ اور برگشتہ رہنے کے بعد پھر اُسی کی طرف واپس لوٹیں اور کائنات میں کارفرما قوتوں کی مشترک بنیاد دریافت ہونے کے نتیجہ میں بے اختیار پکار اُٹھیں کہ

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ

اور پھر خُدائے واحد کو مخاطب کر کے اُسی کی جناب میں عرض پرداز ہوں۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

کائنات میں کارفرما قوتوں کی مشترک بنیاد تلاش کرنے کے سلسلہ میں محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے جو عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے اُس کی عظمت و اہمیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے سائنسی تحقیق کے میدان میں مسلمانوں کا پانچ سو سالہ جمود ٹوٹا ہے اور سائنسی دریافتوں اور ایجادات سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ محترم پروفیسر صاحب کے ذریعہ ایک ایسی شمع روشن ہوئی ہے جس کا نور دُور دُور تک پھیل کر قلوبِ انسانی کو منور کر دکھائے گا اور کُل جہان کی آنکھوں کے سامنے

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا

کا نظارہ آ جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج سے ۳۳ سال پہلے ۲۸ نومبر ۱۹۴۶ء

بورنیو کیلئے پہلے مبلغِ اسلام مولوی زہدی صاحب فضلی کی روانگی

دُنیا کے ایک اَور کونے میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے مستقل مِشن کا قیام

ربع مسکون کے جن علاقوں کو اِن کے جغرافیائی محلِ وقوع کے اعتبار سے دُنیا کا کونہ کہا جاتا ہے۔ ان میں ہمارے مُلک سے مشرق کی طرف یعنی مشرقِ بعید کے انتہائی کونے میں جزائر کا ایک سلسلہ ہے اِن میں سے جزائر کے ایک مجموعے کو بورنیو کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ علاقہ جو کہ پہلے ولندیزیوں اور انگریزوں کے قبضہ میں تھا۔ آزادی کے بعد اس کا ایک حصّہ انڈونیشیا کا حصہ بنا۔ جس حصّے کا ہم ذکر کر رہے ہیں وہ آج کل ملائیشیا کی فیڈریشن کا حصہ ہے اس میں سراوک، نارتھ بورنیو اور ریاست برونائی شامل ہیں۔

خُدا کی ازلی تقدیر جس کے تحت یہ مقدّر ہے کہ دُنیا کے ہر کونے کے لوگ ایک ایک کر کے اِسلام کے جھنڈے تلے آئیں اور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو کر اپنے خالق و مالک کو پہچان جائیں ــــ یہ الٰہی تقدیر بورنیو پر بھی جلوہ فگن ہوئی اور ۱۹۳۱ء میں ہندوستان کے علاقے کنانور مالابار کے ایک مخلص احمدی جناب کے۔ عبدالقادر صاحب اپنے کاروبار کے لئے اپنے ہمشیر زادے مکرم محمد کنجی M.KUNHI کے ساتھ اس مُلک میں آئے اور لابوان جزیرے میں آ کر آباد ہو گئے۔ احمدی جس جگہ جاتا ہے اس جگہ جا کر احمدیت کی اشاعت کا کام ضرور کرتا ہے کیونکہ دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عشق اور خدا تعالیٰ کی محبت کی جو چاٹ اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے لگی ہے وہ اس لذّت کو اوروں تک بھی پہنچانا چاہتا ہے۔ چنانچہ جب جناب عبدالقادر صاحب نے دینِ حق کا پرچار شروع کیا تو حسبِ معمول آپ کی بہت مخالفت ہوئی اور ایک دن نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ آپ کو دکان سمیت جلا دینے یا قتل کر دینے کی دھمکی دی گئی۔ احمدی کا سب سے بڑا سہارا تو دُعا ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ جناب عبدالقادر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے نام دُعا کا تار دیا اور خود اسی دن دکان کے اندر بیٹھ کر دُعا میں مشغول ہو گئے آپ کے ایک زیرِ تبلیغ مکرم سلیم شاہ صاحب جو کہ ضلع جونپور (یو۔پی) کے رہنے والے تھے اور وہاں پر دودھ سپلائی کرنے کا کام کرتے تھے، وہ جب دودھ دینے ان کی دکان پر آئے تو دروازے بند تھے۔ دستک دی اور دکان بند کرنے کی وجہ دریافت کی۔ جناب عبدالقادر صاحب جناب عبدالقادر صاحب نے سارا حال کہہ سنایا سلیم شاہ صاحب اسی لمحے دُعاؤں کے آسمانی تیروں سے گھائل ہو گئے اور اُنہوں نے یہ سُنتے ہی اپنے دودھ کے برتن دکان کے سامنے رکھوا دیئے اور بازار میں اعلان کر دیا کہ آج سے مَیں بھی احمدی ہوتا ہوں۔ جسے جرأت ہو مجھ پر اور عبدالقادر صاحب پر حملہ کر کے دیکھے۔ پھر عبدالقادر صاحب سے بزور دکان کھلوائی اور شہر میں پھر پھر کر اپنی احمدیت کا اعلان کیا۔ اس سے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے راستے میں روکیں دُور ہو گئیں اور آہستہ آہستہ ایک مُخلص مگر مختصر سی جماعت قائم ہو گئی۔

ڈاکٹر بدرالدین صاحب کا ذکرِ خیر

دوسری عالمگیر جنگ کے آخری سال سلسلہ احمدیہ کے ایک مخلص اور پُرجوش فرد محترم حافظ ڈاکٹر بدرالدین صاحب برٹش نارتھ بورنیو میں بسلسلہ ملازمت مقیم تھے۔ ان کے دل میں اس علاقے میں احمدیت کی تبلیغ کی شدید خواہش پیدا ہوئی۔ چنانچہ آپ ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد بورنیو میں آ گئے اور بمعہ اہل و عیال یہاں پر مقیم ہو کر ایک لمبے عرصہ یعنی قریباً ۱۳ سال تک (۱۹۴۷ء تا ۱۹۶۱ء) جیلسٹن میں مقیم ہو کر آنریری مبلغ اسلام کی حیثیت سے قابلِ قدر خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ ۱۳ جنوری ۱۸۹۸ء کو پیدا ہوئے اور ۱۳ جنوری ۱۹۶۱ء کو وفات پائی۔ آپ حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کے فرزندِ اکبر تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی بذریعہ خط بیعت کی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک کی اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سے ایم۔بی۔بی۔ایس کا امتحان پاس کرنے کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کی تعمیل میں مشرقی افریقہ چلے گئے۔ وہاں پر سے ۱۹۳۵ء میں واپس آئے اور تھوڑی دیر کے بات فوج میں بحیثیت کیپٹن بھرتی ہو گئے اور زندگی کا زیادہ تر حصہ مشرق بعید کے مختلف ممالک میں گزارا۔

(تاریخِ احمدیت جلد ۱۲۔ صفحہ ۲۱۹)

مستقل مشن کا قیام

شمالی بورنیو میں مستقل احمدیہ مشن کا قیام مولوی محمد زہدی صاحب فضلی آف ملایا کے ہاتھوں ہوا۔ آپ آج سے ٹھیک ۳۳ سال قبل آج ہی کے دن ۲۸ نومبر ۱۹۴۶ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر قادیان سے روانہ ہوئے اور جون ۱۹۴۷ء میں شمالی بورنیو پہنچے جب مکرم مولوی زہدی صاحب نے جزیرہ پر قدم رکھا تو ڈاکٹر بدرالدین صاحب کے سوا جو جیلسٹن قیام پذیر تھے یہاں پر کوئی بھی احمدی نہیں تھا۔

تاریخ احمدیت جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۲ میں بورنیو مشن کے تفصیلی حالات کے تحت لکھا ہے کہ جناب زہدی صاحب نے کنا روت کو اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بنایا اور ڈوسون قوم میں تبلیغ شروع کر دی۔ آہستہ آہستہ مخالفت تیز ہوتی گئی لیکن اس مخالفت نے کھاد کا کام دیا اور شدید مخالفین میں سے کئی افراد مکرم زہدی صاحب کے حُسنِ سلوک، استقامت اور تقویٰ شعاری سے متاثر ہو کر جماعت میں داخل ہوئے۔

ایک خدائی نشان

اس عرصہ میں ایک عجیب خدائی نشان ظاہر ہوا کہ جس امام نے مکرم زہدی صاحب کے خلاف اشتہار لکھا تھا، وہ حکومت کی نظر میں معتوب ہو گیا اور اس کو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر برٹش نارتھ بورنیو کی حدود سے نکلنے کا حکم مل گیا۔ زہدی صاحب ایک شانِ مومنانہ کے ساتھ اس کو الوداع کہنے جہاز پر گئے تو وہ آپ سے مصافحہ کرتے وقت بے اختیار رو دیا اور آپ سے معافی مانگی۔

ماہ نومبر ۱۹۴۸ء میں لنگونن کے مقام پر چودہ افراد احمدی ہو گئے جس سے ایک مشن کی عمارت مہیا ہونے کا سامان پیدا ہو گیا اور ایک مخلص احمدی دوست نے اپنا ایک ہزار ڈالر کا نہایت اچھا مکان صرف ساڑھے تین سو ڈالر میں جماعت کو دے دیا۔ مکرم زہدی صاحب کی کوششوں سے چند سال کے اندر کنا روت، لنگونن، لابوان میں نسبتاً بڑی جماعتیں قائم ہو گئیں اور لنگونن اور لابوان میں مساجد بھی تعمیر ہو گئیں لابوان کی جماعت کا اجلاس اس قدر قابلِ رشک تھا کہ دسمبر ۱۹۴۸ء تک یعنی زہدی صاحب کے اس مُلک میں آنے کے دو سال کے اندر اندر یہاں کے ۸۰ فیصد احمدی احباب نظامِ وصیّت سے منسلک ہو گئے تھے اور انہوں نے احمدیہ قبرستان کے لئے بھی جگہ حاصل کر لی تھی۔

مکرم مولوی محمد زہدی صاحب فضلی کوالالمپور میں ۱۳ ستمبر ۱۹۱۸ء کو پیدا ہوئے ۱۹۳۷ء میں حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم مبلغ سنگاپور کے ذریعے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی ۲۴ جنوری ۱۹۳۸ء کو دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان آئے اور ۱۹۴۶ء میں حضرت المصلح الموعودؓ کی ہدایت پر زندگی وقف کرنے کے بعد، پہلے شمالی بورنیو، پھر سورابایا، بانڈونگ، کالی منتن اور ملائیشیا میں تحریکِ جدید کے ماتحت خدمتِ دین بجا لاتے رہے۔

(مرتب: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

ثوابِ عظیم میں شریک ہوں۔

ایسے صاحبِ نصاب احباب جن کو مسائل زکوٰۃ سے واقفیت ہوتی ہے وہ بڑے التزام کے ساتھ ہر سال اپنی زکوٰۃ مرکز میں بھجوا دیتے ہیں لیکن کئی صاحب نصاب احباب کی طرف سے مدِ زکوٰۃ میں کوئی وصولی نہیں ہو رہی لہٰذا وہ دوست جن کی نظروں سے یہ اعلان گزرے اور ان کے علم میں ایسے دوست ہوں جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مگر کسی وجہ سے ادا نہیں کر رہے تو انہیں اس اہم فریضہ کی طرف توجہ دلا کر ثواب میں شریک ہوں۔ حدیث شریف میں آتا ہے الدال علی الخیر کفاعلہ کہ نیکی کے کام کی ترغیب دلانے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ نیکی کرنے والا۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عُہدیداران انصار اللہ کا سہ سالہ انتخاب

اُمراء و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش

قواعد کے مطابق انصار اللہ کے موجودہ عہدیداروں کی میعاد ۳۱ فتح / دسمبر ۱۳۵۸ ہش / ۱۹۷۹ء کو ختم ہو رہی ہے۔ یکم صلح / جنوری ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء سے انشاء اللہ نئے عہدیداران کام سنبھالیں گے۔ آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ ازراہ کرم فوری طور پر جملہ انصار اللہ کا ایک خصوصی اجلاس بلا کر آئندہ تین سال کے لئے زعیم اعلیٰ / زعیم انصار اللہ کا انتخاب کرا دیں اور انتخاب کی رپورٹ مقررہ فارم پر درج کر کے منظوری کے لئے بھجوا دیں۔ انتخاب کے لئے قواعد حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ انتخاب بذریعہ ووٹ ہو گا۔

۲۔ انتخاب امیر مقامی یا پریذیڈنٹ یا ان کے نمائندہ کی نگرانی میں ہو گا جس میں حلقہ کے اراکین شریک ہوں گے۔ کورم ½ ہو گا۔ اگر ایک بار اجلاس بلانے پر یہ کورم پورا نہ ہو تو دوسری دفعہ کورم ⅓ ہو گا

۳۔ انتخاب کے لئے اشارتاً یا وضاحتاً پروپیگنڈا کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۴۔ کوئی عہدیدار ایک ہی عہدہ کے لئے متواتر تین بار سے زیادہ منتخب یا نامزد نہ ہو سکے گا سوائے اس کے کہ صدر مجلس کسی کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ قرار دیں۔

۵۔ سلسلہ یا مجلس کے چندوں کے کسی بقایادار کا نام کسی عہدہ کیلئے پیش نہ ہو سکے گا اور نہ ہی وہ ووٹ دینے کا حقدار ہو گا۔

۶۔ ہر منتخب عہدیدار کے لئے مندرجہ ذیل امور لازم ہوں گے۔

(ا) وہ نماز با جماعت کا پابند ہو۔

(ب) وہ مجلس اور سلسلہ کے چندوں میں باقاعدہ ہو۔ اس قاعدہ کی تشریح یہ ہوگی:۔

(I) یعنی کوئی ایسا رکن انصار اللہ جو صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید یا وقف جدید یا انصار اللہ کے لازمی چندوں کا بقایادار ہو یا طوعی چندوں کی صورت میں وعدہ کرنے کے بعد بقایادار ہو مجلس کے انتخاب میں نہ رائے دے سکتا ہے اور نہ ہی عہدیدار ہو سکتا ہے۔ اور بقایادار کی تشریح وہی سمجھی جائے گی جو ان ادارہ جات کی منظور شدہ ہوگی۔

(II) انصار اللہ کے چندوں کے لحاظ سے بقایادار وہ ہو گا جس کے ذمہ ایک سال سے زائد عرصہ کا مجلس کے چندوں کا بقایا ہو۔

(ج) وہ راست باز ہو اور سلسلہ اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔

نوٹ:۔ انتخاب صرف زعیم اعلیٰ اور زعیم انصار اللہ ہی کا ہو گا۔ مجلس عاملہ کے ارکان زعیم اعلیٰ / زعیم ناظر دیگر کے صدر محترم سے منظوری حاصل کریں گے۔ (اس سلسلہ میں آپ کی فوری توجہ باعث ممنونیت ہوگی۔ خط و کتابت کیلئے زعیم اعلیٰ / زعیم کا ایڈریس ضرور تحریر کریں۔ یہ امر مدنظر رہے کہ نئے عہدیدار انشاء اللہ یکم صلح / جنوری ۱۳۵۹ ہش سے کام شروع کریں گے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

میری بچی عزیزی نسیم اختر زوجہ شیخ محمد اقبال جان کوئٹہ میں عرصہ سے بیمار ہے اور میری بیوی بھی کوئٹہ میں بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے ...

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

کے

خریداروں کے لئے اطلاع

خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ "خالد" اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ اکتوبر ۱۹۷۹ء سے نئے پبلشر کی منظوری ملنے کے بعد شائع ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

ماہ اکتوبر کا تشحیذ الاذہان ۲۹ اکتوبر کو اور ماہ اکتوبر کا خالد ۱۰ نومبر ۱۹۷۹ء کو سپرد ڈاک کئے گئے ہیں۔ جن خریداروں کو ماہ نومبر ۱۹۷۹ء کے آخر تک نہ ملیں وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔

۱۔ ہم نے ماہنامہ خالد (ماہ اپریل۔ مئی۔ جون۔ جولائی۔ اگست۔ ستمبر) کے چھ ماہ کے پرچے نہ چھپنے کی وجہ سے ہر خریدار کے حساب میں اتنی مدت زائد کر دی ہے۔ یعنی اگر کسی کی مدت اپریل ۱۹۷۹ء میں ختم تھی تو اب اکتوبر ۱۹۷۹ء میں ختم ہوگی اور اگر مئی ۱۹۷۹ء میں تھی تو نومبر ۱۹۷۹ء میں اور اگر جون ۱۹۷۹ء میں تھی تو دسمبر ۱۹۷۹ء میں اور اگر جولائی ۱۹۷۹ء میں تھی تو جنوری ۱۹۸۰ء میں اور اگر اگست ۱۹۷۹ء میں تھی تو فروری ۱۹۸۰ء میں اور اگر ستمبر ۱۹۷۹ء میں تھی تو مارچ ۱۹۸۰ء میں ختم ہوگی۔ اسی طرح باقی خریداروں کی مدت خریداری میں اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان (ماہ مئی۔ جون۔ جولائی۔ اگست۔ ستمبر ۱۹۷۹ء) پانچ ماہ کے رسائل نہ چھپنے کی وجہ سے ہر خریدار کے حساب میں اتنی مدت زائد کر دی ہے۔ یعنی اگر کسی کی مدت مئی ۱۹۷۹ء میں ختم تھی تو اب اکتوبر ۱۹۷۹ء میں ختم ہوگی اور اگر جون ۱۹۷۹ء میں تھی تو نومبر ۱۹۷۹ء میں اور اگر جولائی ۱۹۷۹ء میں تھی تو دسمبر ۱۹۷۹ء میں اور اگر اگست ۱۹۷۹ء میں ختم تھی تو جنوری ۱۹۸۰ء میں اور اگر ستمبر ۱۹۷۹ء میں تھی تو فروری ۱۹۸۰ء میں ختم ہوگی۔ اسی طرح باقی خریداروں کی مدت خریداری میں اضافہ کیا گیا ہے۔ (مینیجر ماہنامہ خالد و ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳۔ فیروزپور روڈ ــــ بالمقابل تھانہ اچھرہ ــــ لاہور

فون نمبر ۔ ۴۱۰۶۱۷

ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

شیخ نذیر احمد فیض
بلال اسٹیٹس۔ ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا
سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ

احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) **انس مارکیٹ ربوہ**

فون ۵۳۵